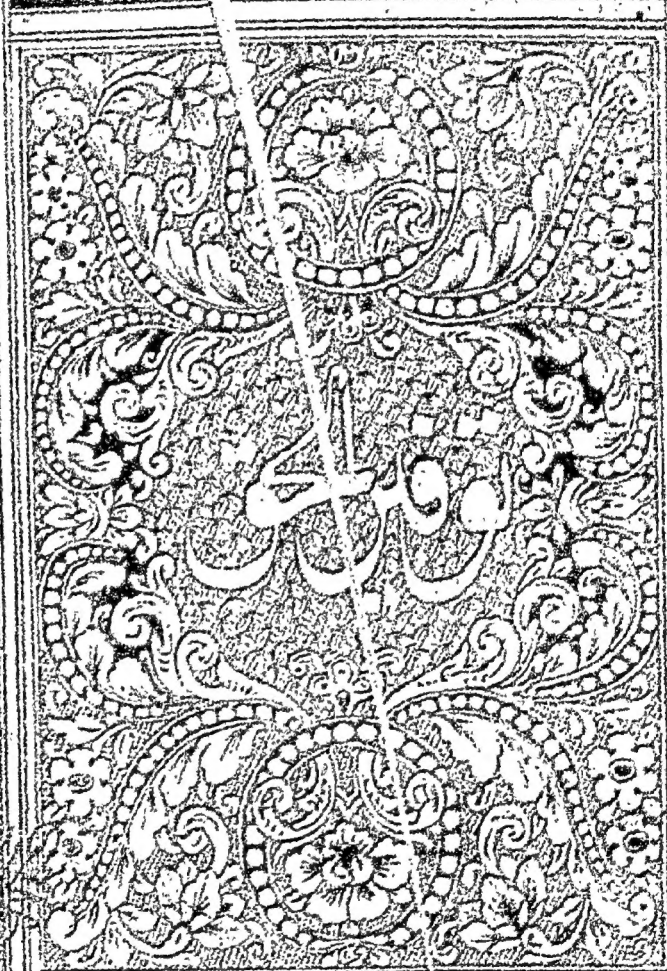


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مُطْبَعَةُ مَكْتَبَةِ مَوْلانا ابوالحسن علی Nadwi



فی الزمان...  
 سرچشمی...  
 مستقر...  
 اصفی...  
 نیکی...  
 سور...  
 اول...  
 اس...  
 نقس...  
 شروع...  
 بین...  
 طرف...  
 ششم...  
 خاتم...  
 موثقی...  
 الله...  
 رساله...  
 کر...  
 کر...  
 حال...  
 لکھا...

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰

مسئلہ تقلید میں بطور اختصار کی عام فہم ہو تو بہتری ہو وہ رسالہ یہی اور نام اسکا تو فیہ الحق رکھا ہے  
 اسکی کہ اللہ تعالیٰ وافر دعام کری فائدہ اسکا ہو خاص و عام کو وافر الموفق والمعين والیہ الہدایۃ والکمال  
 مقصد پہلا ح بیان وجوب یقین مذہب واحد کی ساتھ چند دلیلوں کے دلیل پہلی یہی کہ کہا  
 شیخ ابن ہمام حنفی نے تحریر الاصول میں اور شیخ ابن حبان نے مختصر الاصول میں اور فاضل علی رضوی نے مختصر الاصول میں اور صاحب  
 در مختار نے در مختار میں ان الرجوع عن التقليد بعد العمل مصنوع بالاتفاق یعنی رجوع کرنا  
 تقلید سے بعد عمل کرنی کی منع ہی بالاتفاق اور کہا صاحب بحر الرائق فی رسائل زمینیہ من فتویٰ علی  
 مقلد الی حنیفۃ العمل بہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ  
 عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق انتہ  
 پس اچھے ابو حنیفہ کی مقلد پر عمل کرنا او کی قول پر اور زمین جائز ہی اسکو عمل کرنا او کی غیر کے  
 قول پر اس لئی کہ نقل کیا شیخ قاسم فی اپنی تصحیح میں سب اصولیوں سی یہ کہ بلاشبہ نہیں  
 صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنی کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر لکی فی ان شیع  
 رخصت للذناہ غیر جائز بالاجماع ذکر کیا ہی اسکو مسلم التبت وغیرہ میں یعنی وہ ہونا حلال  
 حلال اور جائز جائز چیزوں کا مذاہب غیر جائزی بالاجماع پس جبکہ معلوم ہو یہ دونوں اجماع  
 تو کہتی ہیں ہم کہ تعلق مذاہب کے یعنی جمع کرنا دونوں ہون کا باطل ہو اور ثابت ہو یقین  
 ایک مذہب کے اور بیان اسکا یہی کہ تعلق یا تو تعلق کر کے پہلی عمل کر نیکی یا پھر عمل کر نیکی پس اگر تعلق کر کے پہلی عمل کر نیکی  
 تو یہی باطل ہے ساتھ اجماع ہون کی اور منع ہونی رجوع کی تقلید سے بعد عمل کر نیکی پس باطل  
 ہو یہی یہی شق اس اجماع مذکور سی اور اگر تعلق کر کے پہلی عمل کر نیکی تو یہی شق باطل ہی ساتھ اجماع  
 ہونی کی اور منع ہونی منع کی رخصت مذاہب کے اس لئی کہ اگر جائز ہو تعلق مذاہب کے تو اس میں  
 منع رخصت مذاہب کا اور منع رخصت مذاہب کا غیر جائزی بالاجماع اور یہی باطل ہے ساتھ اجماع  
 امت کے اور بیان اسکا یہی کہ سب مجتہدین جمع ہو میں میاں اجتہاد یہ اختلاف میں اور اعتقاد  
 اور قول کی باطن طور کہ یہ حلال اور جائزی اور یہ حرام غیر جائزی پس اگر جائز رکھی جاوے

یہ تفسیق اور متع رضخ ماسیک کہ تواد تہہ باوی کی حرمت جہان سی اور موجود یکا ابلع اور با  
 لغو اور غلط کی اور یہ امر باطل ہی ساتھ قول اللہ تعالیٰ کی متبع غین بیل المو صین نکی  
 ما اتالی و فضلہ بھام و سائت مصریذا یعنی اور جو تابع ہو سوارستی مومن کی سوالہ کرن  
 ہی طرف جو اونسی بکری اور داخل کین کی او سکو ہنمین اور بری ہی وہ جیکہ ہر جانی کی پس  
 باطل ہو ہی تفسیق نہ اس کے اور ثابت ہو ہی تبین مذہب واحد کی ان دونوں اجماعون ہی آ  
 لی کہ یہ تبین ضد ہی تفسیق کی پس جیکہ باطل ہو ہی تفسیق ان دونوں اجماعون کے تو ثابت  
 ہو باوی کی تفسیق اوس کی ساتھ دونوں اجماعون کی یعنی ثابت ہو ہی تبین مذہب واحد  
 کی ساتھ دونوں اجماعون کی اور دلیل دوسرے یہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف  
 اما النفس زیادة فی الکفر یضل بہ الذین کفرو لیحلوا ساعا ما ویسرون معا ما یعنی  
 سوا ہی اسکی بنین کہ تاخیر کرنا بڑا ہی کفر من کراہ کئی جاتی ہیں بسبب اسکی وہ لوگ کہ کافر  
 ہو ہی سلاں جاتی ہیں او سکو ایک سال او حرام جاتی ہیں او سکو ایک سال پس یہاں صریح  
 ہی متع رضخ اوس شخص کے کہ کہی اعتقاد کری حلت کا ایک چیز میں او کہی اعتقاد کری حرمت  
 کا اوس چیز میں پس جبکہ معلوم ہو یہ تو کہتی ہیں ہم کہ مسائل دین کی یا تو اجماعیہ ہوں کی یا  
 پس اگر ہوں اجماعیہ تو اتباع او کھا واجب بالاجماع ہی اور اگر ہوں اختلافیہ تو مقلد  
 بعد اختیار کرنا مذہب واحد کی دو امر سی خالی نہیں با تو دور کرنا اس طرح کہ انتقال کرے  
 حلت ہی طرف حرمت کے اور حرمت ہی طرف حلت کے باستمرار یعنی ہمیشگی کرنا او پھر پھر  
 اگر ہو او راو ل تو یہ باطل ہے ساتھ آیت مذکورہ کی اور اگر ہو امر ثانی یعنی استمرار تو تبین مذہب  
 واحد کی لازم و واجب ہو لی ساتھ مقتضای آیت مذکورہ کی اور دلیل تیسرے یہ ہی کہ کہا جہتو  
 نے ان للجهت قال یصلی و قال یصلی جبکہ تصریح کی ہی ملا علی قاری فی ابنی رسالہ میں  
 اور دلیل اوکی یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اذ لحکم لکما لکما فاجتہدوا فافہ  
 فافہ اجتہدوا و اذ لحکم فاجتہدوا فافہ لکما لکما فاجتہدوا فافہ اور اسیر اطلع اہل

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰





[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أجمعين

A

الیٰ حبیبہ علیہ السلام بقولہ البیِّنۃ علیٰ کلِّ حالٍ انتہیٰ اور وار کیا ہے لمخطوطی اس  
 عبارت کو واسطی رد کرنے کی قول صاحب بخاری کی باب شفقین اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ  
 کہ کہا صاحب لمخطوطی فی ابتدا کتابا ہیٰ بن جابر ہونا عمل کر نیکا غیر ذریعہ کی سند پر سوا اس  
 مراد یوانع التکرار ہیٰ اور یہ ایسا ہیٰ کہ جب کہتی ہیں ہم الصلوٰۃ خلف کلِّ برہ قلیس جازۃ  
 حال انکہ صلوٰۃ بجمعی فاجر و فاسق کی کر دہ ہے اور کہا ہوتا ہے فی جامع الزمزمین و فی دوائر التماہیر  
 الہا غیر جازۃ کما قال صلیا السلام فاہو حوطان لا یصل خلفہ کذا فی العجم  
 ہذا اذا علم بالاحادیث از غرض موضع الخلاف فلو شک فی الاحادیث لم یجربہ الا کذا  
 انتہیٰ اور کہنا صاحب بخاری فی در الخمارین باب الامارۃ من راہ بن عبد الملک نے وظائف  
 کا لٹا فی لکن فی دوائر البحر ان یتقن المراتب لم یرکبہ او علمہا لم یصیرہ وان شک  
 کرۃ انتہیٰ اور کہا لمخطوطی اسکی شرح میں والظاهر ان الکراہۃ للتحیم وان راٰ فی ہما دو  
 السنن لا یتذکر الا قدامہ لادہ ولم یحب علیٰ ارجح الا قال و مراعاة الیٰ حبیبہ علیہ السلام  
 ترک التذنیۃ قالہ الجالی فقہما انتہیٰ اور کہا صاحب بحر الرائق فی بحر میں اما الصلوٰۃ خلف  
 الشافعیہ فحاصل ما فی المحبۃ انہ ان کان مراعیاً للشرایط و لا یرکان عندنا  
 فاذا قدامہ صحیحہ و اذ قدامہ یصح و لا خصوصۃ للشافعیہ بل الصلوٰۃ خلف  
 کلِّ مخالف لذلک الال انتہیٰ اور کہا صاحب بحر الرائق فی رسالہ زبیدیہ میں فوجب علیہ مطلقاً  
 لیسجدۃ ان یعمل بہ و لا یجوز لہ العمل بقول غیر انتہیٰ اور کہا شیخ ابن العمام  
 فی فتح القدرین فیہما ناظران الصواب ما ذهب الیہ ابو حنیفہ و ان العمل علی مقلدۃ  
 ولجب الا قدامہ بغیرہ کا بھی لہم انتہیٰ و کر کہا اسکور سائل زبیدیہ میں اور کہا قادی عالمگیری  
 میں ہذا کلمہ فی فاضل المحبۃ و اما المقلدۃ فاما واللہ لیحکم بعد ذہابی حنیفہ منہ  
 فلا یملک المقلدۃ فیکون مضردہ بالنسبۃ انیٰ ذلک الحکم ہذا فی فتح القدر  
 انتہیٰ اور کہا قادی عالمگیری میں باب التعزیر من خفیٰ ارجح الیٰ مذہب الشافعی لیسجدۃ کذا فی

[illegible]

پہن پہنائی و بیکر علی بن ابی اسد کی بیڑک فرما کر ۱۱ **و** سب کی ملازمین و اسد و اب و دیگر کی اہم کاروان از کھلائے تھیں و در تیب ای و رفتی و پستیا میریست کا کوں بر پهلوان بزی و علی حقیق کس ۱۲

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





[illegible]

القم قال ان المنقل من مذهب الى مذهب بالاجتهاد والرجحان التمسك  
 المتعين بل الاجتهاد و بهان اولى انتهى اور كبر شيخ عبدالحق محدث دہلوی فی سرط المصنف  
 میں کہ شرح ہی مقر السعادة کی وفات ان دین چار سہ ہر کہ راہی انین را سہاد وری انین در را فنی  
 نو و و براہ و کمر رفت و وری و کمر رفت عبت و یہوی باشد و کار خانہ عمل را مضبطہ در لطیفہ و ن  
 افکند و و از را مصلحت بیرون افتاد و ات و اگر قصد ملوک طریق و روح و اختیار را بار دہم از  
 مذہب واحد مخار و را ہی کہ دلیلش احسن و قوی و قادر اش اعم و اتم را اختیار در ان اکثر و اوفر  
 اختیار کند و براہ حضرت و سہایت و حیلہ اندوزی نہ و این طریق متاخران است و شکی نیست  
 کہ این طریقہ حکم تر و مضبوط تر است و گویند کہ طریقہ پیشینان برخلاف این بود ایشان یقین  
 مذہب و اتباع مجتہد واحد را و اجابت میداشتند انتہی پس یہ کلام شیخ کا صریح دلالت کرتی را  
 کہ علمای متاخرین الزام مذہب کو و اجابت ہی جانی ہر نہ متقدمین را و در جای شیخ مرسوم فی کتاب  
 مذکور میں فرمایا ہی قرار داد علماء متاخرین بر این است رسول الحار و فیہ اخیر انتہی اور کہا ہوتا ہی  
 فی نسخ فقہاء شرح مختصر قادی کی کتاب الفضا میں قال ابو جعفر الرازی فی قضی خلاف متقدم  
 مع العلم کہ مجتہد فی حق طم جمیعاً انتہی اور کہا صاحب مختار در مختار میں یہ کتاب  
 الفضا کی فی الہیائتہ قضی من لیس مجتہد کحقیقہ زمانہ تاجہ و ہر مازہ صلبہ  
 عاملاً لا یفقد اتفاقاً انتہی پس معلوم ہوا اس مذکور یہیہ کہ جو کہ ذکر کیا گیا ہی کتبہ و این  
 اختلاف اس بات میں رائے المقلد اذا الذم و مذہب اہل وجہ علیہ الاستمرار امکا  
 فقال البعض نعم وقال البعض لا حکم لا ولجک ما اوجبه الله ولم یج  
 ذلک سوادہ اختلاف بین اوس و وجوب کی ہی کہ جو معنی فرض کی ہی نہ اوس وجوب میں کہ نہ کہ  
 اوس کا مکروہ تحریمی ہی جو مصطلح حنفیوں کا ہی اور ہی معلوم ہوتا ہی یہی بات اس دلیل سے  
 کہ یہی بحث مذکور ہی یہ کتابوں اصول شافعیہ اور مالکیہ کے ہی اور ان کی ان فرض اور وجوب  
 ایک ہی جنری بلکہ حنفیہ ہی اس اصطلاح پر کلام کرتی ہیں اور کہتی ہیں یہ کتب اصول ہی کی الامر

[illegible][illegible]

۱۰۰

للموجب یعنی امر واسطی فرض ہے ہی پس جو شخص کہ واقف ہو کہ اس اصطلاح پر وہ کہ نہیں  
 کہا وی کا اور تا واقف ہو جائے ہی اور بھی ہو وہ ہمہر حجت نہیں اگرچہ وہ عالم نامی ہی ہو اور  
 تکلیف ہی اس ثابت کو جائی ہی اور یہی معلوم ہو اسی مذکور کی حقول کر ہی کتابوں میں  
 المختار الجواب ترجیح مقابلہ معنی ہی اس کی اختصار عدم المنع اور یہ نہیں مستلزم ہی عدم  
 کراہت کو اور یہ بہت ہی کتب میں اور جیسا کہ قول سنت جماعت کا اذ ان الصانع خلق  
 کل شیء بقایہ جلیلة باوجود اس کی کہ غار فاسق و فاجر کی عچی کردہ ہی نزدیک او کی اور آ  
 طبع کی عبارتیں کتب میں بہت ہیں جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہی مابہر کتب پر واللہ اعلم بالصواب  
 الا مقصود و وسرارج بیان ترجیح مذہب امام لفظ ابو حنیفہ کو فی ترجمہ اسد علیہ  
 سابقہ و چون صحیح کے وجہ اول یہی کہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا قرآن یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی لوکان ایمان عند الذی الذہب به رجل من انباء قاہرہ  
 رواہ مسلم فی باب فضل فارس اور کہا شیخ جلال الدین شافعی فی تبیض الصحیفہ فی ثناء  
 ابی حنیفہ کہ بشر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہاماد الی حنیفہ فی حدیث أخر  
 ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لوکان العلم بالانیا لکانہ رجال من انباء قاہرہ و أخرج البخاری و الترمذی  
 الا لقاب عن قیس بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوکان  
 العلم بالانیا لکانہ قوم من انباء قاہرہ و أخرج البخاری و المسلم فی  
 صحیحہ حدیث ابو ہریرۃ یلفظ لوکان ایمان عند الانیا لکانہ رجال  
 عن فارس و فی لفظ مسلم لوکان الدین عند الذی الذہب به رجل من انباء  
 فارس حتی یذناولہ و فی معجم الطبرانی عن ابن مسعود قال قال رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوکان الدین معلقا بالانیا لکانہ ناس من

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

ابناء فارس فقال اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة انتهى حاله  
 جلال اللہ سبحانہ و تعالیٰ ذکر کیا اسکو خطاوی فی شرح در مختار میں پس وارد ہون حدیثیں اس بابہ  
 میں ساتھ لفظ جن کی اور مفرد کی پس لفظ جمع کا ویکو گیا باعتبار اتباع کی اور لفظ مفرد کا وارد کیا گیا  
 بہ اعتبار اصل کے کہ وہ متبوع میں ان اتباع کی اور اختیار کرنا خبر دینی میں اس طریق کو اشارہ ہے  
 اس پر کہ اتباع اس شخص کی مثل اوی کی افضل ہوگی غیر دن پر مصیب معنی میں اور قول اوس کا  
 فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة صرح ہی اس میں کہ یہ حدیثیں صحیح ہیں  
 بہ حدیثین دلالت کرتی ہیں اس پر کہ تحقیق دین اور علم اور ایمان اگر سہو ثریا کی پاس تو البتہ جا کر لی  
 آویکا بیہ شخص کہ انباء فارس میں سی ہی اور یہ کلام بطور نہایت مبالغہ کی بی بیج مع مصیب ہو  
 اور پہنچی حق کی اور وق کی نسبت پس ان حدیثوں صحیحہ نے دلالت کی ہے کہ ہر شخص نہایت  
 مرتبہ مضبوط بنیاد پر مسائل اختلافیہ میں مابین طور کہ جب جاویکا طرف دین اور ایمان اور علم کے  
 تو جانچو اسکا اوسکو لیکن باقی رہی یہ بات کہ یہ شخص کون ہی سو کہتی ہیں ہم جبکہ اجماع معتقد ہوا اور  
 نہ کرنی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی تو ہوا امدار دین کا قیامت تک اوپر نہ اہمیت  
 اربعہ کی اور نہ تھا کوئی ان ائمہ اربعہ کا انباء فارس ہی سوا ہی اچھینکے تو دلالت کے ان حدیثوں نے  
 ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ یہ شخص مذکور ابو حنیفہ میں اور کفایت کرتا ہی قول جلال الدین سیوطی کا ہے  
 وارد کرنی ان حدیثوں کی بیج فضیلت اور بشارت ابو حنیفہ کی کیونکہ وہ اکابر محدثین اور اجلہ  
 ائمہ شافعیہ میں سی ہی ہون لالت کی ان حدیثوں صحیحہ نے ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ امام شافعی ائمہ اربعہ  
 میں بڑی اور نہ اہم ترین حدیثیں اصابت اور پہنچی حق کی مسائل اختلافیہ اور اجتہاد میں آئے  
 لی کہا امام شافعی الناصح علیہ السلام ايجيفه والمفقه اور یہ قول امام شافعی ہی ہے  
 مشہور ہے اور سندین اسکی بہت ہیں چنانچہ اکی اوکا ذکر اس پر پوشیدہ نہ رہی کسی پر یہ خبر دینا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ طریق مذکور کی آگاہ کرنا ہی اس پر کہ اتباع اس شخص کے مثل اوی کی  
 فاتی ہیں بیج باب مصیب ہونگی اسی کی گناہم سید شریف فی کہ مضمون اور دقتی بن اصول و فروع

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده  
 ابناء فارس فقال اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة انتهى حاله  
 جلال اللہ سبحانہ و تعالیٰ ذکر کیا اسکو خطاوی فی شرح در مختار میں پس وارد ہون حدیثیں اس بابہ  
 میں ساتھ لفظ جن کی اور مفرد کی پس لفظ جمع کا ویکو گیا باعتبار اتباع کی اور لفظ مفرد کا وارد کیا گیا  
 بہ اعتبار اصل کے کہ وہ متبوع میں ان اتباع کی اور اختیار کرنا خبر دینی میں اس طریق کو اشارہ ہے  
 اس پر کہ اتباع اس شخص کی مثل اوی کی افضل ہوگی غیر دن پر مصیب معنی میں اور قول اوس کا  
 فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة صرح ہی اس میں کہ یہ حدیثیں صحیح ہیں  
 بہ حدیثین دلالت کرتی ہیں اس پر کہ تحقیق دین اور علم اور ایمان اگر سہو ثریا کی پاس تو البتہ جا کر لی  
 آویکا بیہ شخص کہ انباء فارس میں سی ہی اور یہ کلام بطور نہایت مبالغہ کی بی بیج مع مصیب ہو  
 اور پہنچی حق کی اور وق کی نسبت پس ان حدیثوں صحیحہ نے دلالت کی ہے کہ ہر شخص نہایت  
 مرتبہ مضبوط بنیاد پر مسائل اختلافیہ میں مابین طور کہ جب جاویکا طرف دین اور ایمان اور علم کے  
 تو جانچو اسکا اوسکو لیکن باقی رہی یہ بات کہ یہ شخص کون ہی سو کہتی ہیں ہم جبکہ اجماع معتقد ہوا اور  
 نہ کرنی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی تو ہوا امدار دین کا قیامت تک اوپر نہ اہمیت  
 اربعہ کی اور نہ تھا کوئی ان ائمہ اربعہ کا انباء فارس ہی سوا ہی اچھینکے تو دلالت کے ان حدیثوں نے  
 ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ یہ شخص مذکور ابو حنیفہ میں اور کفایت کرتا ہی قول جلال الدین سیوطی کا ہے  
 وارد کرنی ان حدیثوں کی بیج فضیلت اور بشارت ابو حنیفہ کی کیونکہ وہ اکابر محدثین اور اجلہ  
 ائمہ شافعیہ میں سی ہی ہون لالت کی ان حدیثوں صحیحہ نے ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ امام شافعی ائمہ اربعہ  
 میں بڑی اور نہ اہم ترین حدیثیں اصابت اور پہنچی حق کی مسائل اختلافیہ اور اجتہاد میں آئے  
 لی کہا امام شافعی الناصح علیہ السلام ايجيفه والمفقه اور یہ قول امام شافعی ہی ہے  
 مشہور ہے اور سندین اسکی بہت ہیں چنانچہ اکی اوکا ذکر اس پر پوشیدہ نہ رہی کسی پر یہ خبر دینا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ طریق مذکور کی آگاہ کرنا ہی اس پر کہ اتباع اس شخص کے مثل اوی کی  
 فاتی ہیں بیج باب مصیب ہونگی اسی کی گناہم سید شریف فی کہ مضمون اور دقتی بن اصول و فروع

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده  
 ابناء فارس فقال اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة انتهى حاله  
 جلال اللہ سبحانہ و تعالیٰ ذکر کیا اسکو خطاوی فی شرح در مختار میں پس وارد ہون حدیثیں اس بابہ  
 میں ساتھ لفظ جن کی اور مفرد کی پس لفظ جمع کا ویکو گیا باعتبار اتباع کی اور لفظ مفرد کا وارد کیا گیا  
 بہ اعتبار اصل کے کہ وہ متبوع میں ان اتباع کی اور اختیار کرنا خبر دینی میں اس طریق کو اشارہ ہے  
 اس پر کہ اتباع اس شخص کی مثل اوی کی افضل ہوگی غیر دن پر مصیب معنی میں اور قول اوس کا  
 فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة صرح ہی اس میں کہ یہ حدیثیں صحیح ہیں  
 بہ حدیثین دلالت کرتی ہیں اس پر کہ تحقیق دین اور علم اور ایمان اگر سہو ثریا کی پاس تو البتہ جا کر لی  
 آویکا بیہ شخص کہ انباء فارس میں سی ہی اور یہ کلام بطور نہایت مبالغہ کی بی بیج مع مصیب ہو  
 اور پہنچی حق کی اور وق کی نسبت پس ان حدیثوں صحیحہ نے دلالت کی ہے کہ ہر شخص نہایت  
 مرتبہ مضبوط بنیاد پر مسائل اختلافیہ میں مابین طور کہ جب جاویکا طرف دین اور ایمان اور علم کے  
 تو جانچو اسکا اوسکو لیکن باقی رہی یہ بات کہ یہ شخص کون ہی سو کہتی ہیں ہم جبکہ اجماع معتقد ہوا اور  
 نہ کرنی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی تو ہوا امدار دین کا قیامت تک اوپر نہ اہمیت  
 اربعہ کی اور نہ تھا کوئی ان ائمہ اربعہ کا انباء فارس ہی سوا ہی اچھینکے تو دلالت کے ان حدیثوں نے  
 ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ یہ شخص مذکور ابو حنیفہ میں اور کفایت کرتا ہی قول جلال الدین سیوطی کا ہے  
 وارد کرنی ان حدیثوں کی بیج فضیلت اور بشارت ابو حنیفہ کی کیونکہ وہ اکابر محدثین اور اجلہ  
 ائمہ شافعیہ میں سی ہی ہون لالت کی ان حدیثوں صحیحہ نے ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ امام شافعی ائمہ اربعہ  
 میں بڑی اور نہ اہم ترین حدیثیں اصابت اور پہنچی حق کی مسائل اختلافیہ اور اجتہاد میں آئے  
 لی کہا امام شافعی الناصح علیہ السلام ايجيفه والمفقه اور یہ قول امام شافعی ہی ہے  
 مشہور ہے اور سندین اسکی بہت ہیں چنانچہ اکی اوکا ذکر اس پر پوشیدہ نہ رہی کسی پر یہ خبر دینا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ طریق مذکور کی آگاہ کرنا ہی اس پر کہ اتباع اس شخص کے مثل اوی کی  
 فاتی ہیں بیج باب مصیب ہونگی اسی کی گناہم سید شریف فی کہ مضمون اور دقتی بن اصول و فروع

شرح خلاصہ کمال میں دوسرے مرتبے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی جہاد میں  
 تعالیٰ فاعل جہاد و جہادہ و علی اصحابہ القائلین علی غیرہم بفضل اہل جہاد  
 زاد انتہی اور کہا درخوار میں قال الامام الشافعی رحمہ اللہ عن اراد الفقہ فیہم  
 بحقیقۃ فان المعانی قد تدرست لہم واللہ ما صرت فقیہا الا بکتب محمد بن عسکری  
 اور کہا ابن جریر کی شافعی فی فکاید العقیان میں قال سفیان بن عیینہ من اراد الفقہ فعلمہ للک  
 بلا در اصحاب ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہی اور کہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
 فی صراط المستقیم میں الامام شافعی را بنید کہ جہرج وی و روح اصحابی می کنند و میگوید کہ الناس کلہم  
 عیال علی فقہ ابی حنیفہ و در شان محمد بن حسن بنانی کہ شاگرد ابو حنیفہ است فرمودہ اگر الی  
 کتاب از ہر دو و نصاری تصانیف امام محمد را بہ بڑی اختیار امان تارند و امام محمد شمس کتاب الیاف کرد  
 کہ ہر کی از ان شخصت مجلد و مفاد مجلد بلکہ بیشتر است و امام احمد اکثر مسائل و فقیہان کتب امام محمد نقل  
 کرد و در ان کتب نظر میکرد و انرا استفادہ می نمود و انجا کہ تفسیر و اتباع امام ابو حنیفہ اجازت  
 و اقوال صحابہ است و دیگر بر اینست انتہی اور کہا شیخ فی کتاب مذکور میں قبل اسکی وجوہ احادیث کہ امام  
 شافعی بیان اخذ کردہ و تمسک نمودہ امام ابو حنیفہ بر ان تمسک نمودہ و اخذ کردہ مردم کماں کہ وہ  
 اند کہ منصب او مخالف احادیث است و حال انکہ درین احادیث دیگر است صحیحہ و قویتر انکہ دی  
 اند کہ اخذ کردہ و تمسک نمودہ انتہی و وجہ دوسری یہی کہ روایت ہی عمران بن حصین  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القائلین لا الذین یلونہم ثم الذین  
 یلونہم الحدیث متفق علیہ اور یہ حدیث کتب احادیث میں بہت طرق سی مذکور ہی بیان  
 کہ مضمون اسکا مشہور ہی پس یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ تیرت تابعین کے زیاتر  
 ہے خیریت تبع تابعین کی سی اور امام ابو حنیفہ تابعین میں ہی ہیں دیکھا انہوں  
 فی ایک جماعت صحابہ کی کو ایک اوغیر ہی عبداللہ بن ابی اوفی اصحابی ہیں اور ابو حنیفہ  
 حدیث اوغیر ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبعنی فلیک منی

لکھنؤ  
 دارالعلوم  
 دیوبند

شرح خلاصہ کمال میں دوسرے مرتبے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی جہاد میں تعالیٰ فاعل جہاد و جہادہ و علی اصحابہ القائلین علی غیرہم بفضل اہل جہاد زاد انتہی اور کہا درخوار میں قال الامام الشافعی رحمہ اللہ عن اراد الفقہ فیہم بحقیقۃ فان المعانی قد تدرست لہم واللہ ما صرت فقیہا الا بکتب محمد بن عسکری اور کہا ابن جریر کی شافعی فی فکاید العقیان میں قال سفیان بن عیینہ من اراد الفقہ فعلمہ للک بلا در اصحاب ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہی اور کہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی صراط المستقیم میں الامام شافعی را بنید کہ جہرج وی و روح اصحابی می کنند و میگوید کہ الناس کلہم عیال علی فقہ ابی حنیفہ و در شان محمد بن حسن بنانی کہ شاگرد ابو حنیفہ است فرمودہ اگر الی کتاب از ہر دو و نصاری تصانیف امام محمد را بہ بڑی اختیار امان تارند و امام محمد شمس کتاب الیاف کرد کہ ہر کی از ان شخصت مجلد و مفاد مجلد بلکہ بیشتر است و امام احمد اکثر مسائل و فقیہان کتب امام محمد نقل کرد و در ان کتب نظر میکرد و انرا استفادہ می نمود و انجا کہ تفسیر و اتباع امام ابو حنیفہ اجازت و اقوال صحابہ است و دیگر بر اینست انتہی اور کہا شیخ فی کتاب مذکور میں قبل اسکی وجوہ احادیث کہ امام شافعی بیان اخذ کردہ و تمسک نمودہ امام ابو حنیفہ بر ان تمسک نمودہ و اخذ کردہ مردم کماں کہ وہ اند کہ منصب او مخالف احادیث است و حال انکہ درین احادیث دیگر است صحیحہ و قویتر انکہ دی اند کہ اخذ کردہ و تمسک نمودہ انتہی و وجہ دوسری یہی کہ روایت ہی عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القائلین لا الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث متفق علیہ اور یہ حدیث کتب احادیث میں بہت طرق سی مذکور ہی بیان کہ مضمون اسکا مشہور ہی پس یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ تیرت تابعین کے زیاتر ہے خیریت تبع تابعین کی سی اور امام ابو حنیفہ تابعین میں ہی ہیں دیکھا انہوں فی ایک جماعت صحابہ کی کو ایک اوغیر ہی عبداللہ بن ابی اوفی اصحابی ہیں اور ابو حنیفہ حدیث اوغیر ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبعنی فلیک منی







فہمیں سبکین ہوتے ہیں۔ اگر سبکین کی ہوتی ہے تو ای

لی کہ وہ اکابر شافعیوں میں سے ہی تھے عقود ایمان فی مناقب النجاشی کی اور ابو بکر خطیب  
 بغدادی کی کہ وہ ائمہ حدیث سے ہی تھے تاریخ بغداد کی اور شیخ احمد سہروردی مجدد الف  
 ثانی فی تاریخ مکتوبات اپنی کی جلد ثانی میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی تاریخ صراط  
 المستقیم اور صاحب الختار فی تاریخ درخت الخوارزمی کی اور خوارزمی فی تاریخ مسند امام اعظم کے  
 اور سوائے انکی اور بہت لوگوں کی یہاں کہ یہ قول امام شافعی کا مشہور ہے کہ خوارزمی نے

سند امام اعظمین والدلیل علیہ ما استنبهت واستفاض عن الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
الناس عیال علی اوحیة فی الفقه اتمی اور کہا صاحب بحر الرائق فی استنباه

من قال الامام الشافعي من اراد ان يتبحر في الفقه فليتنظر الى كتب البيهقي كما نقله ابن وهبان عن حملة انتهى او كما هو في نسخة اخرى من ذكر الحافظ

وفي كتابه السيرة بالصحيحة في مناقب فقيه الوقت إلى حقيقة ابن المرتضى  
روى عن الإمام الشافعي عن الذي روى عنه حماد وقال أيضا في كتاب المذكر

قال عبد الله بن المبارك ان الاثر قد عرفت وان احتجج الى الراي فرائى مالك وسفيان

فقہ التملک انہی کلام الحق اور کیا ابن حجر کی تفسیر فی کتاب مرقومین قال عبد

له الميراث واهيك ما رايت في القصة من انه ورايت مسعرا في  
حلقته جالسا بين يديه يسأله ويستفيد منه ما رايت جازا فظ لكلامه

الفقيه أحسن منه قال عبد الله بن المبارك كان ابن خزيمة أفتقه من  
كل زمان ولقيت ابن جبر من العلماء فلو كان لي لقب ابن خزيمة لكنيت

من الغلاة سئل قال معهما أعراب رجا في الفقه أحسن معرفة من  
حنيفة وقال وكيع ما رأيت أحدا أفقه ولا أحسن من الجعفي فقال

راہیم اوستاد شافعی بن عکرمہ مارایت لعل ادرع ولا فقه من

١٨٦١



۱۸  
 ضامن اکثر من ذلک انتہی پس یہ مختصر مناقب میں امام صاحب اور معلوم ہوئی ان اقوال اہل  
 دین کی یہی ترجیح امام عظم کی اور غیر دین کی اور بیان اسکا یہ ہے کہ تحقیق قول امام شافعی کا  
 انما من کلھما خیال ابی حنیفہ فی الفقہ مشہور و معروف ہی اور بہت سندوں سے  
 ثابت ہی جیسا کہ گذرا اور اماموں کے جو اقوال مذکور ہیں سب سے زیادہ اس قول کی میں ثبوت  
 ہوا اسی فقہ ہوا امام صاحب کے سب سے بڑے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 لی خیر ید اللہ بہ خیر الیقین فی الدین متفق چھٹے پس دلائل کی اس حدیث متفق  
 علیہ ہے کہ قیس بن مزاحم بن سب سے بہتری نزدیک اللہ تعالیٰ کے پس امام اعظم سے  
 بہتر ہوئی دین میں نزدیک اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان اقوال ائمہ دین اور حدیث صحیح  
 متفق علیہ کے اسے واسطی اختیار کیا امام شافعی نے امام اعظم کے کتب فقہ کو اور کھسا  
 من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب الی حنیفہ فان الناس فی قلوبہم لکم  
 و اللہ ما صحت فقہا الا بکتب محمد بن الحنفیہ ذکر کیا اوسکو در مختار میں اور کیا  
 امام مجاہد کے بڑے پڑی میں چہ کتاب میں کہ زحامت ہر ایک کے ساتھ جڑوں سے کم نہیں  
 جیسا کہ تشریح کے شیخ عبدالحی بنی ساتھ اسکی اور گذر چکا اور بیان اسکا اور پوشیدہ  
 کسی شخص سے کہ جو شخص کتاب ہے کہ فقہ حنفی تشریف ثابت نہیں ہوتی ہی بلکہ اعظم کا  
 والستہ بہتر ہو ہی فقہ سے سب سے قول مردودی ساتھ اس حدیث متفق علیہ کے اب  
 بہر ہی کہنی والا جو چاہی کافی ہی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی کہ اس کے رد میں  
 ثابت ہوئی ان وجوہ مذکور دی ترجیح امام اعظم رحم کی مذہب کی اسی لئی فرمایا ہی حضرت شیخ احمد  
 مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اپنی کتابوں کی جلد ثانی میں مثل روح اللہ مثل امام اعظم کو فی انتہا  
 و روح و تقویٰ و دولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگر ان  
 اور عاجز اند و مجتہدات اور انہو اسلحہ وقت بحالی فالحسن کتاب و سنت دانند و اور اصحاب  
 سید از کل ذلک لعدم الوصول الی حقیقہ علماء و درایتہ و عدم الاحاطہ

[illegible]





التمتعان کسلاطین روم حفظہم اللہ من الحوادث والدورات وسلطان

ما وراء النهر فی کل دهر وعص وسلطان الهند والسنہ

فی الین والبحر کثایت کر تابی بکو ابراہیم بن ادہم کہ ہوشا کر دین ہماری امام

کی علم اور عمل میں اور موہنہ موثری میں او سکی دنیا سی اور متوجہ ہونی او سکی میں طرف

بھتی کے اور حضور میں باوجود اسکی بادشاہ ہر زمانی اور مکان میں ثابت ہیں اور مذہب

نعمان یعنی اجماعیہ کے مانند بادشاہوں روم کے نگاہ رکھنی اون کو امیر حادثوں اور

کردنوں سی اور مانند بادشاہوں ماوراء النہر کے صحیح ہر زمانہ اور عصر کے اور مانند بادشاہوں

ہندو سند کے بر و بحر میں ولعل حکمہ ذلک ان ابا حنیفہ من ذریۃ

کسری الملقب بنو شہب وان العادل فحیث عدل الامام

عن الدینا و قبل علی العقیقہ جعل اللہ سلاطین الاسلام

واسلاطین الانام من العلماء الاعلام الی یوم القیامہ

روی ان المہدی علیہ السلام انما شہکہ علی وفق مذہبہ علی

الرضوان لما روی الحسن بن سلیمان فی تفسیر حدیث کہ

تقوم الساعة حتی یظہر الغلام وهو علم الامام الی حنیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ من اکہ حکام انتہی کلام القاری پر یہ

جملہ اخیرہ مثل اوس جملہ کے ہی کہ تصریح کے ہی ساتھ اوس کے امام ربانی اور خواجہ

محمد پارسائی اور فوہ عبارت اور پگنر چکی ہی اور ساتھ اسی کے تصریح کے ہی صاحب

در مختار نے در المختار میں اور عبارت او سکی یہ ہی حسبک من مناقبہ آئمہ

مذہبہ ما قال قولہ الا واخذ بہ امام من الائمة الاعلام

وجعل اللہ تعالیٰ الحاکم لا یحظاہ و اتباعہ من زمته الی ہذا

الایام الی ان یحکم بمذہبہ علی علیہ السلام انتہی

اور امام ربانی اور خواجہ محمد پارسائی اور فوہ عبارت اور پگنر چکی ہی اور ساتھ اسی کے تصریح کے ہی صاحب در مختار نے در المختار میں اور عبارت او سکی یہ ہی حسبک من مناقبہ آئمہ مذہبہ ما قال قولہ الا واخذ بہ امام من الائمة الاعلام وجعل اللہ تعالیٰ الحاکم لا یحظاہ و اتباعہ من زمته الی ہذا الایام الی ان یحکم بمذہبہ علی علیہ السلام انتہی

اور امام ربانی اور خواجہ محمد پارسائی اور فوہ عبارت اور پگنر چکی ہی اور ساتھ اسی کے تصریح کے ہی صاحب در مختار نے در المختار میں اور عبارت او سکی یہ ہی حسبک من مناقبہ آئمہ مذہبہ ما قال قولہ الا واخذ بہ امام من الائمة الاعلام وجعل اللہ تعالیٰ الحاکم لا یحظاہ و اتباعہ من زمته الی ہذا الایام الی ان یحکم بمذہبہ علی علیہ السلام انتہی









